



سوال

(68) مٹھائی وغیرہ سلنے رکھ کر فاتحہ پڑھنا جائز ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مٹھائی وغیرہ سلنے رکھ کر فاتحہ پڑھنا جائز ہے یا نہیں کیا آئمہ اربعہ نے ایسا کیا ہے۔؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

یہ طریقہ بدعت ہے۔ کسی امام کا قول یا مذہب نہیں ہے۔ (الجمہور ج 41 نمبر 26)

تشریح

از قلم حضرت مولانا عبد السلام صاحب (مولوی فاضل) بستوی مصنف تصانیف

سوال۔ نمبر 1۔ کیا حضرت امام ابو حنیفہ اپنے وقت میں کس کی نیاز یا فاتحہ دی تھی یا دالتی تھی؟

سوال نمبر 2۔ آج کل جو ہندوستان میں بڑے پیر صاحب نظام الدین اولیاء یا خواجہ معین الدین اجمیری کے نام پر نیاز فاتحہ کرتے ہیں۔ اس کھانے کو فقیر اور مساکین کے علاوہ بڑے امراء و روساء بھی بڑے شوق سے کھایا کرتے ہیں۔ کیا اس قسم کے کھانے عوام کے لئے جائز ہیں یا نہیں؟

سوال نمبر 3۔ اگر نیاز فاتحہ نہ بھی جائے صرف بزرگان دین کے نام سے کھانا پکایا جائے۔ تو اس کے کھانے کو مساکین اور غرباء کے علاوہ اور لوگ بھی کھا سکتے ہیں کہ نہیں براہ کرم تینوں باتوں کے جواب میں فقہ کا حوالہ بھی دیں۔

جواب۔ 1۔ نہیں۔ 2۔ ناجائز ہے۔ 3۔ دن تارخ اور رسموں کی پابندی کے بغیر جائز ہے۔ اور صرف فقراء مساکین کا حق ہے۔ اب ان کا مفصل جواب سنئے۔

1۔ شاہ ولی اللہ دہلوی وصیت نامہ میں لکھتے ہیں۔ از بدعات شنیعیہ ما روم اسراج است۔ در ماتم یاد ر سوم و چلم و شیمای۔ فاتحہ سالیئہ وائل ہمہ اور قرون اولی وجود نہ بود مصلحت آست۔ کہ غیر تعزیرہ وارغان میت نامہ روز و طعام ایساں یک شبان و روز رز سے نہ باشد یعنی "جو بدترین بدعتیں ہم میں جاری ہیں۔ ان میں ماتم کی فضول خرچی اور تیجہ چالیسواں



شمیہا ہی۔ وفاتہ برسی ہ۔ خیر القرون میں ان تمام بدعتوں کا نام و نشان بھی نہ تھا۔ صرف تین روز تک میت کے وارثوں کے نسلی و نسلیں و بہرری اور غم خواری اور ایک دن رات تک انہیں کھانا بھیجنے کے سوا سب رسموں کو ترک کر دینا چاہیے۔

2- امام سندھی مدنی حاشیہ ابن ماجہ میں لکھتے ہیں۔

قد ذکر کثیر من الفقہاء ان الضیافۃ من اہل النیت قلب المعقول لان الضیافۃ حقہا للسرور لا للحنن

یعنی اکثر فقہاء نے یہ لکھا ہے۔ کہ میت والے دعوت کریں یہ تو بالکل الٹی بات ہے اور خلاف عقل ہے۔ ضیافت خوشی کے موقع پر ہوتی ہے نہ کہ غم کے موقع پر۔

3- حنفیہ کے سر تاج امام ابن الہمام فتح القدیر میں لکھتے ہیں۔ "اہل میت کی طرف سے دعوتوں کا ہونا مکروہ ہے۔ کیونکہ مشروع تو یہ ہے کہ خوشی کے وقت دعوتیں کی جائیں۔ نہ کے غمی کے وقت پس مصیبت کے وقت یعنی میت کے بعد یہ دعوتیں سب کی سب بدترین بدعت ہیں۔

4- مولانا عبدالحی حنفی لکھنوی مجموعہ فتاویٰ میں فاتحہ مروجہ کے طریقہ کی نسبت لکھتے ہیں۔ اس کی اصل شرع میں نہیں ہے۔ اور سوائے ہندوستان کے کسی ملک میں مروج نہیں۔

5- مجموعہ فتاویٰ جلد سوم میں مروجہ فاتحہ کی نسبت لکھتے ہیں۔

"اسی طور مخصوص نہ در زمان آپ ﷺ بود و نہ در زمان خلفاء بلکہ وجود آں اور فرقوں مٹانہ کے مشہود لہذا باخیرات مستقل نہ شدہ یعنی مروجہ فاتحہ رسول اللہ ﷺ یا خلفاء اربعہ کے یا صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین کے اور تابعین کے زمانے میں نہ تھی تیجہ کی نسبت اسی کو کتاب میں لکھتے ہیں۔ "در شریعت محمدیہ ثابت نیست"۔ اسلام میں یہ ثابت نہیں۔

6- خلاصہ میں ہے۔ لایباح اتحاذ الطعام فی الیوم الاول والثانی والثالث وبعد الاسبوع (یعنی تیجہ کرنا درست نہیں)

7- فتاویٰ بزازیہ میں ہے۔ بکرہ اتحاذ الطعام فی الیوم الاول والثانی والثالث وبعد الاسبوع (یعنی میت کے بعد پہلے دوسرے دوسرے دن اور ہفتہ کے بعد دعوت کرنی مکروہ ہے۔

8- ملا افندی حنفی رسالہ رد بدعات میں لکھتے ہیں۔ "جو خلاف شرع باتیں ہمارے زمانہ میں ہو رہی ہیں۔ ان میں یہ بھی ہے کہ قبر پر تیسرے روز جمع ہونا اور خوشبو پھیل وغیرہ تقسیم کرنا اور خاص خاص دنوں میں کھانا کھلانا جیسے تیسرے پانچویں نویں دسویں بیسویں چالیسویں دن اور چھ ماہ کے بعد۔"

9- شیخ عبدالحق دہلوی مدارج النبوة میں لکھتے ہیں۔ "یعنی قبرستان یا میت کے گھر پر کسی اور جگہ لوگوں کو جمع ہو کر قرآنی خوانی۔ ختم کرنے کی سلف صالحین میں عادت نہ تھی۔"

10- شیخ علی مستقی رسالہ رد بدعات میں لکھتے ہیں۔ "یعنی میت پر قرآن پڑھنے کے لئے قبرستان یا مسجد میں یا گھر میں لوگوں کا اجتماع بدترین بدعت ہے۔"

11- حنفی مذہب فقہ کی معتبر کتاب جامع البرکات اور کشف النظم میں ہے۔ "جو کھانا ان اطراف میں برسی شمیہا ہی اور چہلم میں پکا کر کھلاتے ہیں۔ اس میں کوئی بھلائی نہیں بلکہ اس کو کھانا بھی نہیں چاہیے۔"

12- مآۃ مسائل جو مولانا شاہ اسحاق صاحب حنفی نے 1245 ہجری میں خاندان تیموریہ کے بعض اراکین کے سوالات کے جواب میں فرمائی ہے۔ جس کا اردو ترجمہ امداد السائل بھی خود حنفیوں کے نامور مولوی صاحب مولانا عبدالحی صاحب نے کیا ہے۔ اس کے صفحہ 33 پر لکھا ہے۔ شریعت سے چالیسیوں کی فاتحہ کے لئے دن مقرر کرنا ثابت نہیں بلکہ چہلم کے کھانے وغیرہ کا انتظام بھی لہجھا نہیں سمجھا گیا۔

13- اسی کتاب کے صفحہ 86 پر ہے۔ روٹیوں میں فاتحہ دینا جیسا کہ مروج ہے کسی حدیث اور مجتہدین کی کسی روایت سے ثابت نہیں۔

14- اسی کتاب کے صفحہ آخر پر لکھتے ہیں۔ فاتحہ مروج کی کچھ بھی اصلیت نہیں اس لئے یہ امور جو لوگوں میں رائج ہیں۔ وہ حضرت رسول اللہ ﷺ صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین اور تابعین سے منقول نہیں۔

15- حنفی مذہب فقہ کی کتاب عالم گیری میں ہے۔ سورہ کافرون سے آخر تک لوگوں کا جمع ہو کر پڑھنا مکروہ ہے۔ اس لئے کہ یہ صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین سے منقول نہیں۔

16- فقہ حنفیہ کی کتاب نصاب الاعتساب میں ہے۔ ”سورہ کافرون سے لے کر آخر تک مجمع مجمع ہو کر پڑھنا مکروہ ہے اس لئے کہ یہ بدعت ہے۔ صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین اور تابعین سے منقول نہیں۔

17- ہدایہ میں ہے کہ صبح صادق کے بعد دو سنتوں کے علاوہ اور کچھ پڑھنا مکروہ ہے۔ اس لئے کہ باوجود حرص کے آپ ﷺ نے دو سنتوں کے علاوہ اور کچھ نہیں پڑھا اور اسی طرح عید گاہ میں اسی طرح عید گاہ میں عید سے پہلے نفل پڑھنے کو منع کرتے ہوئے یہی دلیل وارد کی ہے۔ کتاب الحج میں صحابہ کے فعل کی نقل نہ ہونے کی دلیل بنا کر مسئلہ ثابت کیا ہے۔ اور 14-15 کی دلیل میں آپ ﷺ آئے ہیں کہ صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین اور تابعین سے منقول نہ ہونے کو کراہیت کی دلیل سے پیش کیا ہے۔ پس ثابت ہوا کہ کسی فعل شرعی کا آپ ﷺ اور صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین اور تابعین سے منقول نہ ہونا اس فعل کے بدعت ہونے اور مکروہ ہونے کی دلیل ہے۔ پس مروجہ فاتحہ اور رسوم چہلم وغیرہ بھی بوجہ عدم ثبوت از رسول اللہ ﷺ بدعت و مکروہ ہوگا۔

18- مولانا شاہ اسحاق صاحب کی کتاب مآء مسائل کے ترجمہ اردو امداد السائل ص 119 میں ہے۔ کھانے کی چیزوں شیرینی وغیرہ پر فاتحہ دلانا اور ان راتوں میں یعنی جمعہ کی رات شب عاشورہ شب برات شب قدر وغیرہ میں احادیث اور کتب معتبرہ کی روایات سے ثابت نہیں اور احادیث صحیحہ مرفوعہ متصل الاسناد سے ارواہ کا ان راتوں میں آنا بھی ثابت نہیں۔

خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی سوئم اور چہلم کے عنوان سے اپنے رسالہ درویش مجریہ یکم جون 1926ء میں لکھتے ہیں۔ لوگ کہتے ہیں۔ مرگئے مردود جن کی فاتحہ نہ درود۔ میں کہتا ہوں فاتحہ کرنے والوں کو مرنے والوں کے ایصال ثواب سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ وہ تو محض اپنی ناموری کے لئے سوئم اور چہلم کی رسمیں ادا کرتے ہیں۔ سوئم چہلم دسویں۔ بیسویں۔ کا رواج رسول اللہ ﷺ کی سنت سے ثابت نہیں ہے یہ سب رسمیں مسلمانوں نے ہندوؤں سے سیکھی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت مولانا عبد الباری صاحب مرحوم لکھنؤی نے وصیت فرمائی تھی۔ کہ ان کا سوئم چہلم نہ ہو جیسے حیدرآباد والے زیادت کہتے ہیں۔ قبر میں میرے اعمال میرے ساتھ جائیں گے۔ میں کسی کا محتاج مرنا نہیں چاہتا۔ جو خرچ سوئم اور چہلم میں ہوتا ہے۔ وہ میں اپنی زندگی میں نیک کاموں کے لئے کروں گا۔ تاکہ میں اپنے والوں کا محتاج نہ رہوں۔ پس ہر مسلمان مرد اور عورت کے لئے لازم ہے کہ سوئم چہلم کی رسم ترک کر دے۔ اور جو نیکی کرنی ہو اپنی زندگی میں کرے۔ زندگی میں جو نیک کام کیا جاتا ہے۔ اس کا ثواب بہت زیادہ ہوتا ہے مرنے کے بعد سوئم چہلم چونکہ نام دیور کے لئے کیے جاتے ہیں۔ اور ہندوؤں کی دیبھا دیبھی اس کا رواج ہوا ہے۔ اس واسطے بجائے ثواب کے الٹا عذاب مردے کی روح کو ہوگا۔

19- شامی میں ایک لمبی بحث کر کے ان تمام افعال کی نسبت فیصلہ لکھا ہے۔ فلاشک فی حرمتہ و بطلان الوصیۃ بہ یعنی یہ کام بے شک و شبہ حرام محض ہیں۔ اور اگر مرنے والوں نے اس کی وصیت کی ہو۔ اس کی وصیت بھی یقیناً باطل اور بے کار ہے۔

20- رد المحتار جو حنفی مذہب کی چوٹی کی کتاب ہے۔ اس میں تحریر ہے۔ ”ہندوستان وغیرہ میں جو بد رسم ہے کہ میت کے بعد راستوں پر دریاں وغیرہ بچھا کر بیٹھتے ہیں۔ یہ بہت بری رسم ہے۔

21- صاحب قاموس مجددین فیروز آبادی سفر السعادت میں لکھتے ہیں۔ ”سلف صالحین میں یہ دستور نہ تھا کہ قبر پر یا کسی اور جگہ جمع ہو کر کسی مردے کے لئے قرآن خوانی کریں یا ختم پڑھیں۔

22- حنفی مذہب کی بہت ہی معتبر کتاب خانیہ میں ہے۔ ”اگر مرنے والا وصیت بھی کر جائے ہ میری موت کے بعد آنے جانے والوں کو تین دن کھلاتے پلاتے رہنا تو یہ وصیت



بھی باطل ہے۔ وارثوں کے لئے اس کو پورا کرنا جائز نہیں۔

23- تذکرہ قرطبی میں ہے۔ "یعنی جن کے ہاں میت ہوگی ہو وہ لوگوں کی دعوت کریں۔ یہ فعل اسلام سے پہلے کے جاہلوں کا ہے۔

24- اسی کتاب میں ہے۔ "یعنی جس گھر میں کوئی مر گیا ہوں۔ وہ کھانا پکائیں۔ یہ کام ان لوگوں کا ہے۔ جن کا دین اسلام میں کوئی حصہ نہ ہو۔

25- تلخیص السنن میں ہے۔ ان هذا الاجتماع الخ۔ یعنی میت کے مخصوص مقررہ دنوں میں جمع کرنا مطلقاً ثابت نہیں بلکہ ایسا کرنے والے گویا سلف پر صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین پر رسول اللہ ﷺ پر بلکہ خدا پر طعنہ کرنے والے ہیں۔ کہ امر دین اور میت کے نفع کی چیز ان سب کو تو معلوم نہ ہوئی۔ اور اس کے کرنے والوں نے معلوم کر لی۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شناسیہ امرتسری

جلد 01 ص 214-219

محدث فتویٰ